نصیب میں دیر

سیدنا معاذ بن جبل بڑے جلیل القدر صحابیٔ رسول ہیں۔ تاجدار مدینہ ﷺ نے آپ کی شخصیت کو چاند کی طرح منور کرنے کے لئے آپ کو ایسے لقب سے سرفراز فرمایا جو کسی دوسرے صحابی کے حصہ میں نہیں آیا۔ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا۔

واعلمهم بالحلال و الحرام معاذ بن جبل رضی الله عنه

حلال و حرام کا علم جتنا علم معاذ بن جبل کو ہے (میرے صحابہ میں سے) کسی کو ان جیسا علم نہیں۔

یہی شخصیتِ عظمیٰ کانِ علم و عمل پرتَو نُور رسول ایک دن آنحضرت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اور حضور اقدس ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں رحمتیں بانٹ رہے تھے، مگر سیدنا معاذ پر ابر کرم کچھ اس انداز سے برسا کہ عجم کے کور بصر آج تک اس پر حسد کرتے ہیں۔ لیکن...... "منہ پر ہی گرا جس نے بھی مہتاب پہ تھوکا" اور اگر دن کو بھی شپرہ چشم نہ دیکھے تو اس میں آفتاب کا کیا قصور؟

آقا نے اپنی رداء رحم و کرم، علم و فضل، نور و سرور اپنے غلام پر ڈال دی اور فرمایا:

یا معاذ (رضی الله عنه)	ان اردت عيش السعداء
اومیتة الشهداء	وا لنجاه یوم المحشر
والا من یوم الخوف	و النور یوم الظلمات
والظلّ یوم الحرور	والرّی یوم العطش
والوزن یوم نخفته	والهدیٰ یوم الضلالة

فادرس القران فانه ذكر الرحمٰن ،وحذ ز من الشیطن و رجحان فی المیزان

اے معاذ!

اگر خوش بختوں والی زندگی کا ارادہ ہے یا شہیدوں والی موت کا ارادہ ہے اور محشر کے دن نجات اور خوف کے دن امن کی خواہش ہے تاریکیوں والے دن میں روشنی (کی طلب ہے) تپش کی (شدت) کے روز سایہ (چاہتے ہو) پیاس کی (قہر سامانی) کے روز سیرابی (چاہتے ہو) اور بے وزنی کے دن وزن والے (ہونا چاہتے ہو) (جس دن راہ گم ہو جائیں گے) اس دن راستہ چاہتے ہو۔ تو درس قرآن (تدریس) دیا کرو کیونکہ یہ رحمٰن کا ذکر ہے۔ شیطان سے بچاؤ کا (واحد کاراستہ) ہے، اور میزان میں رجحان ہے۔

(رواه الدیلمی) بحواله نفحات الطیب من نداء الحبیب ؐ